# خطبہ جمعہ

# کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو

# خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کر کے تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کرے

## سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ یکم ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق یکم تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرشید ہمبرگ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم-
الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(سورة النمل:٦٣)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون ابھی چل رہا ہے۔ جو پچھلے خطبہ میں اقتباس رہ گیا تھا۔ جتنا رہ گیا تھا وہیں سے اب میں مضمون شروع کرتا ہوں۔

"مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابی عطا فرما اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا۔ اور اے میرے رب! تُو میرے لئے ہو جا۔ اے میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے معبود! مجھے پاک وصاف کر اور مجھ سے درگزر فرما۔

مجھے ہر مذہب نے جھٹلایا اور ہر جہالت کے اسیر نے مجھے کافر قرار دیا اور میرے لئے کوئی چارہ باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ مَیں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں۔ اے حاجت روا! مجھے (تجھ سے) پوری امید ہے کہ تُو میرا دن واپس لوٹا دے گا جبکہ میرا سورج غروب ہونے کی تیاری کر رہا ہے اور میرا دل بے قراریوں سے تنگ آ گیا ہے۔

اور خدا کی قسم! میری گریہ وزاری شادمانیوں کے ایام، تنعّمات اور حسن و جمال کے معدوم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمن ٹوٹ پڑے ہیں۔ اس کے سورج غروب ہو چکے ہیں اور تاریک رات طویل ہو گئی ہے اور اسلام کے مختلف فرقوں میں آپس کی دشمنیاں ہیں اور حضرت خیر الانام ﷺ کی امت میں تفرقہ ہے لیکن کفار اور رذیل لوگوں کے گروہ ملامت کرنے میں (باہم) منظّم ہو گئے ہیں۔

دوسری حسرت یہ ہے کہ ہمارے اندر علماء، فقہاء اور ادباء تو ہیں مگر وہ سب بگڑ چکے ہیں اور اِلّا مَا شَاءَ اللّٰہ ان پر مصائب نے گھیراؤ کر لیا ہے۔ اے میرے ربّ! تُو رحم فرما اور ہماری دعا قبول فرما۔ تجھ سے ہی ہماری التجاء ہے اور تیرے سامنے ہی تکلیف کا اظہار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے علَم اور شرع متین کے ستون ہیں لیکن مَیں ان میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جس کے بارے میں یہ کہا جا سکے کہ وہ ہمارے نبی کے دین کا ایسا خادم ہے جو (حضور کا) عاشق اور دوست بھی ہو بلکہ وہ تو شہوات، ہَوا وہَوس، دعاوی اور ریاء میں جا گرے ہیں۔ مَیں ان میں سے اکثر کو فاسق پاتا ہوں۔ مَیں اپنے اچھے وقتوں میں سمجھتا تھا کہ وہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہیں لیکن آزمائش کے وقت وہ پیٹھ پھیر گئے اور یہ حضرتِ کبریاء کی طرف سے مقدر تھا۔ اب میں ایسے تنہا رہ گیا ہوں جیسے کوئی تنہا صحراء میں اکیلے رات بسر کر رہا ہو یا صحرائی لوگوں میں بیٹھا ہو۔ پس اب میرے سب حیلے جاتے رہے اور میری قوت کمزور ہو گئی ہے اور میری قوم اور میرے خاندان پر میری کمزوری ظاہر ہو گئی ہے۔ اے رب العالمین! ہر طاقت اور قوت صرف تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ مَیں تیری طرف ہی جھکا ہوں اور تجھ پر ہی مَیں نے توکل کیا ہے اور تجھ سے ہی مَیں راضی ہوا ہوں۔ پس میری عریانیوں کو ڈھانک دے اور میرے اندیشوں کو امن دے اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو خیر الوارثین ہے۔ تیرے ہاتھ میں ہی کرم، عطا، عزت اور سربلندی ہے۔ اور جب تُو آئے تو پھر مصیبت اور آزمائش نہیں آتی۔ اور جب تُو نزول فرمائے تو پھر مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تیرے سوا کوئی رفعت عطا کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی دفاع کرنے والا نہیں۔ میں نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تیرے حضور ہی آکر گر پڑا ہوں۔ تُو ہی متوکل لوگوں کی جائے پناہ ہے۔

اے میرے محسن! میرے ساتھ احسان کا سلوک فرما۔ میں تیرے سوا کسی اور محسن کو نہیں جانتا۔ اور اپنے رسول اور اپنے نبی محمدؐ پر درود وسلام بھیج۔ اس کی شان کو عظمت عطا کر اور مخلوق کو اس کا برہان دکھا۔ ہم اسؐ کے دین کی خاطر تیرے حضور روتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے تُو اسے خوب جانتا ہے اور جو کچھ ہمارے سینوں میں ہے تُو اسے خوب دیکھتا ہے۔ مَیں پوری رضامندی سے تیرے ساتھ ہوں اور جو کچھ ہم تیری طرف سے ذخیرہ کرتے ہیں وہ صدق اور حسن کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ ہم نے وہی کچھ پایا جو تُو نے ہمیں عطا فرمایا۔ پس حمد صرف تیرے لئے ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری طرف ہی لوٹتی ہے۔ تُو ربِ رحیم ہے اور ملکِ کریم ہے۔ پس جو بھی تیری طرف آیا تو تجھے اپنا والی ٹھہرایا اور تجھ سے محبت کی اور تجھے ہی اپنے لئے خاص کر لیا۔ تُو اسے نامرادوں میں سے نہ بنا۔

پس بشارت ہو ان بندوں کے لئے جن کا تو ربّ ہے۔ اور اس قوم کے لئے جن کا تُو مولا ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت لے گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے لئے ہی حمد ہے اول بھی اور آخر بھی اور ہر آن بھی۔

(نورالحق حصہ اول ، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۶)

پاک استعدادیں رکھنے والوں کے لئے روح القدس کے نزول کی دعا:

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھیراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیّتِ تامہ اور عبودیّتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روحِ خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی

کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زِیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهٗ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا ۔ اَسْلَمْنَا لَهٗ ۔ هُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ“۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۷،۱۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے لئے دعائے استخارہ مختلف جگہوں پر مختلف بیان فرمائی ہے اور بعض دفعہ خصوصاً علماء مخاطب ہیں جن کو قرآن کریم کی سورتیں یاد ہوتی ہیں اور پہلی دعائیں سمجھتا ہوں انہی کے لئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالبِ صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو“۔

اب ظاہر ہے کہ اس میں علماء ہی مراد ہیں کیونکہ عامۃ الناس کو تو سورۃ یٰسین یاد نہیں ہوتی کہ وہ پہلی رکعت میں اتنی لمبی سورۃ کی تلاوت کر سکیں۔ ”اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تُو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب ہے اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حصہ پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلّی بغض اور عناد سے دھو ڈال“۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۲۹)

دعائے مباہلہ: ”اے خدائے قادر و علیم! اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنالیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں بلکہ میرا افتراء ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تُو جانتا ہے کہ میرا دعویٰ تیرے الہام سے ہے اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اِس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ میں نہایت دُکھ کی مار میں مبتلا کر“ (انجام آتھم مع ضمیمہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۳۱۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اس بات کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ خدا نے اپنے عہد کو یاد کر کے لاکھوں انسانوں کو میری طرف رجوع دے دیا اور وہ مالی نصرتیں کیں جو کسی کے خواب و خیال میں نہ تھیں۔ پس اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ ذرا سوچو کہ کیا یہ انسانی مکر ہو سکتے ہیں۔ یہ وعدے تو براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں کئے گئے تھے جبکہ قوم کے سامنے ان کا ذکر کرنا بھی ہنسی کے لائق تھا اور میری حیثیت کا اس قدر بھی وزن نہ تھا جیسا کہ رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بیان میں ملزم کر سکتا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۷۹)

ایک دعا ہے شیعوں کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے: ”اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے۔ آمین آمین آمین“۔(سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۴)

اب مجوزہ مباہلہ کی دعا: ”مَیں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔ اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر مَیں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہو گی اگر آپ صاحبان کل دَہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں“۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۲۷)

عبدالحق غزنوی اور محمد حسین بٹالوی وغیرہ مخالفین کے خلاف بددعا: ”بالآخر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر! اس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلت کی مار اس پر ڈال جو اَب اس دعوتِ مباہلہ اور تقررئ شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کہنے اور سب و شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین“۔

(رسالہ موسوم بہ سچائی کا اظہار۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۲)

ایک مخالفانہ اشتہار کی اشاعت پر اپنی ذات اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان فیصلہ کے لئے دعا: ”مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو مَیں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار اگر مَیں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السُّنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجّال اور مُفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش زٹلی اور ابوالحسن تبّتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰؍نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلّت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔

اے میرے آقا، میرے مولیٰ، میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تُو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو مَیں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵؍دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵؍جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبّتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلّت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور مَیں کذّاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین“۔(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۰)

عبدالحق غزنوی سے مجوزہ مباہلہ کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب عبدالحق غزنوی کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ وایدہ

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسبِ درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجّال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے ”یعنی باہمی اتفاق سے۔“ ”اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں۔ ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ مَیں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں۔ اور جماعت کے کثیر دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔ اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے۔ مَیں تو حسب وعدہ میدان

مباہلہ یعنی عید گاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کاذب اور کافر کو ہلاک کرے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (الاسراء:۳۷)۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵؍جون ۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب یا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جائیں گے۔ ہاں مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں صرف یہ دعا ہو گی کہ مَیں مسلمان اللہ رسول کا متبع ہوں۔ اگر مَیں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہو گی کہ یہ شخص در حقیقت کافر اور کذّاب اور دجّال اور مفتری ہے۔ اگر مَیں اس قول میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ میرے پر لعنت کرے۔ اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقویٰ کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جائے وہی لکھ دوں گا مگر اب ہرگز ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہ ہو گی۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ هُنَا وَمَاحَضَرَ فِيْ ذٰلِكَ التَّارِيْخِ وَالْيَوْمِ الْوَقْتِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۱۹۲،۱۹۱۔ خط بنام مولوی عبدالحق غزنوی صاحب)

اب جنگ مقدس کے آخری دن کی کچھ روئیداد آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہے اور اس میں دعا بھی ہے۔

"مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیمار پیش کر کے ٹھٹھا کیا گیا کہ اگر دینِ اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت ملہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھلاؤ۔ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ مَیں قادرِ مطلق ہوں۔ نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھیرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لنگڑوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم مَیں اس کے لئے دعا کرتا رہا اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ تُو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہو گی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳۳،۴۳۴)

ہماری نئی نسل کو اس بات کا علم نہیں کہ جب آتھم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ ختم ہوا تو عیسائیوں نے بڑی شرارت کے ساتھ بعض اندھے اور لنگڑے اور بہرے اکٹھے کئے اور ان کو آپ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں آپ کو سچا ماننے میں، لیکن ہمارا مسیح تو لنگڑوں کو ٹھیک کر دیا کرتا تھا، اندھوں کو دکھائی دینے لگتا تھا اس کی برکت سے، اور بہرے سننے لگتے تھے۔ تو اتنی سی بات ہے ذرا ان کو ٹھیک کر دیں تو ہم آپ کو تسلیم کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو تمہارے مسیح نے یہ بھی تو کہا تھا کہ جو مجھ پر ایک رائی برابر بھی ایمان رکھتا ہے وہ یہ سارے معجزے دکھا سکے گا جو میں دکھا رہا ہوں۔ تو شکر ہے مجھے اندھوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اب تم میں اگر رائی برابر بھی مسیح کی صداقت پر ایمان ہے تو ان سب کو اچھا کر کے دکھاؤ۔ اتنی افراتفری پڑی کہ ان بیماروں لنگڑوں وغیرہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر باہر لے جانا پڑا کیونکہ ظاہر ہے کوئی ان کو اچھا نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا۔

پادری عبداللہ آتھم کے مقابل پر اشتہار انعامی دو ہزار برائے اظہار حق: "اب دعا پر ختم کرتا ہوں۔ اے حیّ و قیّوم حق کو ظاہر کر اور اپنے وعدے کے موافق جھوٹوں کو پامال کر دے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۵۸)

جان الیگزانڈر ڈوئی کے نام خط میں اس کے اور پگٹ کے بارہ میں دعا۔ ابھی حال ہی میں الیگزانڈر ڈوئی کی موت کا دن امریکہ میں منایا گیا۔ اور اَور بھی بہت سے ایسے رسائل اور اخبار اکٹھے ہوئے جن میں اس وقت کے زمانہ میں امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے کھلے بندوں یہ اقرار کیا کہ قادیان کا مسیح جیت گیا اور الیگزانڈر ڈوئی اسی طرح ہلاک ہوا جیسے اس نے پیشگوئی کی تھی۔ پہلے بھی بہت سے اخبارات ہماری طرف سے تراشوں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت نے کچھ مزید اخبار بھی اکٹھے کر لئے ہیں اور اس دفعہ الیگزانڈر ڈوئی کا دن احمدیت کے لحاظ سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ چنانچہ یہ تحریر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی:

"مَیں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ "جو انگلستان کا تھا۔" اور ڈوئی "جو امریکہ کا تھا۔" کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچالے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے۔ اور تیری آواز سنیں گے پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے تو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنی وحی سے مجھے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ سو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری بن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین"۔

(مکتوبات احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۲۱،۱۲۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مسیح موعود کے متعلق...... یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا...... دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہاں یہ درست بات ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے جبکہ ہم دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں۔ اَور ہمارا صدق لوگوں پر مشتبہ ہو جائے۔ اور ہماری راہ کے آگے صدہا اعتراضات کے پتھر پڑ جائیں تو ہم اپنے خدا کے آگے روئیں اور اُس کی جناب میں تضرعات کریں اور اُس کے نام کی زمین پر تقدیس چاہیں اور اس سے کوئی ایسا نشان مانگیں جس کی طرف حق پسندوں کی گردنیں جھک جائیں۔ سو اسی بنا پر مَیں نے یہ دعا کی ہے۔ مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو مَیں تیری سنوں گا۔ سو مَیں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں رَبِّ اَنِّی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔ اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا۔ اور میرے لئے ضرور کوئی ایسا رحمت اور امن کا نشان ظاہر کر دے گا کہ جو میری سچائی پر گواہ ہو جائے گا۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۵۱۴،۵۱۵)

اب جماعت کے لئے ایک دعا ہے:۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا اور ان کے دلوں کو کھول دے گا۔ اب میں اسی قدر پر بس کرتا ہوں کہ جو مدعا مَیں نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے اور ان کے مالوں میں برکت ڈالے۔ اور اس کارِ خیر کے لئے ان کے دلوں کو کھول دے"۔

( مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی اصلاح کے لئے ایک بہت دردمندانہ دعا کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"مَیں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کے زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی

جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے در حقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم رہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا، جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۵،۴۴۶)

جماعت کو ایک نصیحت ہے کہ اپنے سب بھائیوں کیلئے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

"اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادمُ القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۴۲،۴۴۳)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیعت پر حضور نے اُن کے لئے جو دعا کی وہ یہ تھی:

"ثَبَّتَکُمْ عَلَی التَّقْوٰی وَالْاِیْمَانِ وَافْتَحْ لَکُمْ اَبْوَابَ الْخُلُوْصِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْفُرْقَانِ. آمِیْن ثُمَّ آمِیْن "۔ یعنی اللہ تمہارا دل تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدم کر دے اور خلوص کے دروازے آپ پر کھول دے اور اپنی محبت عطا کرے اور فرقان نصیب فرمائے۔ "اشتہار شرائط بیعت بھیجا جاتا ہے۔ جہاں تک وسعت و طاقت ہو اس پر پابند ہوں۔ اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتے رہیں۔ اپنے ربّ کریم سے مناجات خلوت کی مداومت رکھیں۔ اور ہمیشہ طلبِ قوّت کرتے رہیں۔...... بے وقوف وہ شخص ہے جو اس سے (یعنی اس دنیا سے) دل لگاوے۔ اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو"۔ دعا یہ کرو:

"اے رب العالمین! تیرے احسان کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دین و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۴،۵،۶)

آپ تعزیت کے خطوط کس قسم کے لکھا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک خط ہے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی پہلی اہلیہ کی وفات پر ان کو لکھا گیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور ان الفاظ میں تعزیت فرمائی۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے اور اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے"۔ اب یہ کیسی عظیم الشان دعا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تعزیت بھی اسی نوع کی تھی۔ وہ بھاری خوشی یہ تھی کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شادی ہو گئی۔ "اس کے عوض کوئی آپ کو بھاری خوشی بخشے۔ میں اس درد کو محسوس کرتا ہوں جو اس ناگہانی مصیبت سے آپ کو پہنچا ہو گا۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ آئندہ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے آپ کو بچائے اور پردہ غیب سے اسباب راحت آپ کے لئے میسر کرے۔ میرا اس وقت آپ کے درد سے دل دردناک ہے اور سینہ غم سے بھرا ہے۔ خیال آتا ہے کہ دنیا کیسی بے بنیاد ہے۔ ایک دم میں ایسا گھر کہ عزیزوں اور پیاروں سے بھرا ہوا ہو ویران بیابان دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس رفیق کو غریق رحمت کرے اور اس کی اولاد کو عمر اور اقبال اور سعادت بخشے۔ لازم ہے کہ ہمیشہ ان کو دعائے مغفرت میں یاد رکھیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۹۳،۹۴)

حضرت چودھری رستم علی صاحبؓ کے نام دعائیہ خطوط سے یہ مختصر سا اقتباس ہے: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۴)

نیز آپ کو ایک خط میں یہ بھی تحریر فرمایا:-

"دنیا مقام غفلت ہے۔ بڑے نیک قسمت آدمی اس غفلت خانہ میں رو بحق ہوتے ہیں۔ استغفار پڑھتے رہیں اور اللہ جلّشانہ سے مدد چاہیں۔ یہ عاجز آپ کو دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ ترتیبِ اثر وقت پر موقوف ہے۔ اللہ جلّشانہ آپ کو دنیا و آخرت میں توفیق خیرات بخشے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۵)

آپؓ کے بیٹے کی وفات پر تعزیت فرماتے ہوئے لکھا:- "اللہ تعالیٰ آپ کو اس رنج کے عوض میں راحتِ دلی سے متمتع کرے۔ آمین"۔ (مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۶)

اسی طرح آپ کے نام ایک اور خط میں تحریر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ آپ کو مکروہات زمانہ سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ عاجز آپ کے لئے اور چودھری محمد بخش صاحب کے لئے دعا میں مشغول ہے۔ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۷)

پھر ایک اَور خط میں آپ کے نام لکھتے ہیں کہ:- "مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو تردّداتِ پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد پنجم نمبر ۳۔ صفحہ ۱۵)

رسالہ "سراج منیر" پر جو آپ نے مالی معاونت کی تھی اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "آپ کی ہمدردی دینی کے معلوم کرنے سے بار بار آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ خداوند کریم جلّشانہ آپ کو محمود الدّنیا والعاقبت کرے۔"

(مکتوبات احمدیہ۔ جلد ۵ نمبر ۳۔ صفحہ ۳۵)

اب یہ اقتباس میں آخری پیش کر دیتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت ہو رہا ہے:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو مَیں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مَیں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہ اَوَّلاً وَ آخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا هُوَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مَیں اُس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۲۹۴،۲۹۵)